آہ! آخر قصور کس کا؟

قرآن وحدیث واقوال صالحین کی
روشنی میں تحقیقی تالیف

مدرس
ممتاز عالم دین
علامہ حضرت مفتی محمد آصف عبداللہ قادری

نور القرآن حمزیہ غوثیہ انٹرنیشنل
رابطہ: 0322-2232030
www.noorequran.net

جامع مسجد بہار شریعت
بہادرآباد کراچی

آہ! آخر قصور کس کا؟

قرآن وحدیث واقوال صالحین کی

روشنی میں تحقیقی تالیف

مؤلف

مدظلہ عالم دین ممتاز حضرت علامہ مفتی محمد آصف عبداللہ قادری

ناشر امیر نور القرآن حمزیہ غوثیہ ٹرسٹ انٹرنیشنل

جامع مسجد بہارِ شریعت بہادرآباد کراچی

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

نام کتاب	:	آہ! آخر قصور کس کا؟
صفحات	:	32
اشاعت اول	:	شوال ۱۴۳۲ھ / ستمبر 2011ء تعداد 2000
اشاعت دوم	:	شعبان المعظم ۱۴۳۳ھ / جون 2012ء تعداد 4000

زیر اہتمام

نور القرآن انٹرنیشنل حمزیہ غوثیہ ٹرسٹ

ملنے کا پتہ

جامع مسجد بہار شریعت بہادر آباد کراچی

Cell: 0322-2232030

www.tafseerequran.net / www.khatmeqadria.net / www.noorequran.net

انتساب

امیرِ طیبہ، اسد اللہ واسد رسول اللہ

سیدُ الشہداء حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ

کے نام

جنہیں مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد از وصال ان خطابات سے نوازا
یَاحَمْزَۃُ فَاعِلَ الْخَیْرَاتِ ، یَا کَاشِفَ الْکُرُبَاتِ (اے نعمتیں بانٹنے
والے اور اے غموں کو دور کرنے والے) ﴿المواہب اللدنیہ ج1 ص212﴾

اور

سرکارِ بغداد حضورِ غوث پاک رضی اللہ عنہ

کے نام

جن کے بارے میں مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کا خلاصۂ کلام یہ ہے
کہ بفضل اللہ انوار و تجلیات فیوض و برکات اس طور پر منتقل ہو چکے ہیں کہ
شیخ عبدالقادر جیلانی قطبیت کے اس درجہ پر فائز ہیں کہ اب ہمیشہ کے لئے
ولایت کا تاج اسے عطا کیا جائے گا جو اس در سے فیض یاب ہو ﴿مکتوبات شریف﴾

الاھداء

محدّثِ مدینہ طیبہ شیخ محقق علی الاطلاق سیدی وسندی

عبدالحق محدث رضی اللہ عنہ

کے نام

جن کے فیض کی بنا پر صدیوں سے برصغیر میں بخاری و مسلم کا نور سینوں میں منتقل ہوا جنہوں نے میلادالنبی ﷺ کے موقع پر کھڑے ہوکر باادب درود وسلام پیش کرنے کو اپنی نجات کا ذریعہ قرار دیا اور تمام علماء ومشائخ اور شیوخ طریقت اہلسنت کے نام جنہوں نے اپنی کوششوں سے گمراہوں کو ہدایت کا راستہ بتایا اور فضل الٰہی سے سخت دلوں کو موم کردیا۔

فہرستِ کتاب

نمبر شمارہ	عنوان	صفحہ نمبر
1	آہ! آخر قصور کس کا؟	1
2	قرآن اور مقام والدین	2
3	اُف	3
4	شکر الٰہی اور شکر والدین	4
5	ماں	4
6	قرآن اور ماں کا مقام	5
7	حق یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا	6
8	انبیاء علیہم السلام کو بھی والدین سے حسن سلوک کا حکم	9
9	روزی میں برکت	10
10	ایک قابلِ غور نکتہ	11
11	خوش نصیبی کن کا مقدر؟	13
12	خودغرضی کا انجام	13
13	جیسی کرنی ویسی بھرنی	13
14	مصیبت ٹل جاتی ہیں	15
15	مشرک والدین سے بھی حسن سلوک کا حکم	15
16	خلاف شریعت معاملات میں فرمانبرداری نہیں	16
17	جنت ودوزخ	16
18	سب سے بڑا محروم	17
19	وقت نزع کلمہ طیبہ سے محرومی	18
20	جنت میں نبی علیہ السلام کی رفاقت	20
21	ایک رات اور ولایت کی منزل	21
22	ماں باپ کے نافرمانوں ہوش میں آؤ	21
23	ایک نظر اور مقبول حج	22
24	ایک گزارش	23
25	دین اسلام نے کسی کو مایوس نہیں کیا	24
26	قبر میں والدین کو خوش کرنے کا طریقہ	24
27	بہت ہی ادب سے دست بستہ عرض ہے	26

آہ! آخر قصور کس کا؟

آج دورِ جدید میں ہمارے معاشرے کے بہت سارے لوگ طرح طرح کے مصائب اور پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ اگر اس کی بنیادی وجہ پر غور کیا جائے تو دین اسلام کے زریں اصولوں سے دوری ہے۔ اسلام نے جو معاشرتی نظام دیا وہ محبت، اُخوت اور ہمدردی کی ایسی مثال ہے جو کہیں اور نظر نہیں آتی۔ رشتوں کا تقدس بھی اسلام کا ایک روشن باب ہے۔

آج ہمارے معاشرے میں یورپ کی تقلید نے وہ بگاڑ پیدا کر دیا کہ دیگر رشتوں میں نفرت و دوری تو اپنی جگہ "والدین" جیسی ہستیاں بھی اپنے دلوں میں اولاد کی طرف سے سکون نہیں پاتے۔ یورپ نے جس طرح اس مقدس رشتے کے تقدس کا ستیاناس کیا ہے۔ آج ہم لوگوں میں بھی وہی لاأبالی پن آتا جا رہا ہے۔ ایسے حالات میں ہمیں یہ جاننا چاہیے کہ قرآن و حدیث میں والدین کا مقام و مرتبہ کیا ہے۔

ایک مسلمان کے لیے یہ بات بہت اہمیت رکھتی ہے کہ قرآن کریم میں کئی مقامات پر اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی عبادت اور فرماں برداری کے ساتھ ساتھ والدین کے ساتھ حسنِ سلوک کی تاکید فرمائی ہے۔

چنانچہ قرآن کریم نے فرمایا سورۃ البقرہ آیت 83

لَاتَعْبُدُوْنَ اِلَّااللّٰہَ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا اللہ ﷻ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں باپ کے ساتھ احسان کرو۔

قرآن اور مقام والدین:

آیئے قرآن کریم کے نور سے منور ہوتے ہوئے اس بات کو پوری زندگی کے لیے ذہن نشین کر لیں کہ والدین سے حسنِ سلوک کا انداز کیا ہونا چاہیے چنانچہ:۔

سورۃ بنی اسرائیل پارہ 15 آیت 23,24

وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا

ترجمہ: اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔

محترم قارئین! آیئے اس بات کو سمجھیں کہ حسنِ سلوک کسے کہتے ہیں۔ چنانچہ فرمایا

فَلَاتَقُلْ لَّھُمَا اُفٍّ

ترجمہ: تو انہیں (اُف) بھی نہ کہنا

جب ماں باپ جوان اور صحت مند ہوں اور اپنی ضروریات خود پوری کر سکتے ہوں۔ تو اس وقت عموماً اولاد ان کی فرمانبرداری کرتی ہے۔ لیکن جب بڑھاپا آ جاتا ہے، صحت بگڑنے لگتی ہے اور کمزوری آ جاتی ہے تو والدین اولاد کے سہارے کے محتاج ہو جاتے ہیں۔ ایسے لمحات کے لیے قرآن کریم ہمیں حکم دیتا ہے کہ اگر مرض طول پکڑ جائے اور مزاج میں چڑچڑا پن آ جائے۔ والدین تمہارے سہارے کی ضرورت محسوس کریں تو سعادت مند بنتے ہوئے ان کی خدمت گزاری کے لیے اپنی ساری کوششیں وقف کر دینا۔ ان کی دلجوئی سے دونوں جہاں میں کامیابی حاصل کر لینا۔ قرآن ہمیں خبردار کر رہا ہے۔ کہ ان کے مزاج کی تبدیلی کیوجہ سے تمہیں اُکتاہٹ یا ناراضگی کا ہلکا سا اظہار بھی نہیں کرنا اور اپنی زبان سے "اُف" "ہوں" بھی نہیں نکالنا۔

اُف:

مفسرین نے ''اُف'' کا معنیٰ لکھا ہے ''تنگدل ہوجانا'' یا اُف ایسا کلمہ ہے جو کراہت اور ناراضگی کے اظہار کے لیے بولا جاتا ہے۔ (تفسیر مظہری)

حضرت سیدنا امام مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ اگر تو والدین سے گندگی یا پیشاب وغیرہ صاف کرے تو اس موقع پر ''اُف'' (یعنی ناراضگی اور تنگدلی) کا اظہار نہ کرنا کہ تیرے والدین تیرے بچپن میں تیرا پیشاب وغیرہ صاف کرتے تو ''اُف'' نہ کرتے تھے۔

وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ترجمہ: اور ان دونوں سے تعظیم کی بات کہنا۔

علماء فرماتے ہیں۔ قَوْلًا كَرِيْمًا کے معنیٰ ہیں۔ ماں باپ سے خوب ادب سے بات کرنا، اچھی باتیں کرنا، لب ولہجہ میں نرمی اور الفاظ میں توقیر وتکریم کا خیال کرنا۔

حضرت زبیر بن محمد رحمۃ اللہ علیہ اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔ کہ ماں باپ کے سامنے اولاد اس طرح گفتگو کرے جیسے ایک غلام خطا کرنے کے بعد اپنے سخت مزاج آقا سے نرمی کے ساتھ گفتگو کرتا ہے۔

حضرت عطا بن ابی رباح رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ اپنے ماں باپ کے ساتھ بات کرتے ہوئے ہاتھ اوپر نیچے نہ اُٹھاؤ جیسے دوستوں یا دیگر لوگوں سے بات کرتے ہوئے اُٹھاتے ہو۔

وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ ترجمہ: ان کے لیے نرم دلی سے عاجزی کا بازو بچھا اس کی تفسیر میں فرمایا! ماں باپ اگر تجھے بُرا بھلا کہیں تو جواب میں کہنا اللہ عزوجل آپ پر بے حد رحم فرمائے۔ یعنی وہ کچھ بھی کہیں ہمیں جواباً صرف دعا کرنی چاہیے۔

اولاد والدین کی خدمت کا حق تو ادا کر نہیں سکتی۔ بس اپنے والدین کے لیے اپنے رب کے حضور دعا مانگتے رہنا چاہیے چنانچہ قرآن کریم نے ماں باپ کے لیے دعا مانگنے کا سلیقہ یوں سکھایا۔

وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِيْ صَغِيْرًا

ترجمہ: یوں عرض کر کہ اے میرے رب عزوجل ان دونوں پر رحم فرما جیسا کہ ان دونوں نے بچپن میں مجھے پالا۔

شکر الٰہی اور شکر والدین:

ماں باپ کی عزت وعظمت کا اندازہ قرآنِ کریم کی اس آیتِ مقدسہ سے کیجئے۔

اَنِ اشْكُرْلِيْ وَلِوَالِدَيْكَ ترجمہ: میرا شکر ادا کرو اور اپنے ماں باپ کا شکر ادا کرو۔

اللہ تبارک وتعالیٰ اپنی ذات کا شکر بجالانے کے ساتھ ماں باپ کا شکر واحسان ماننے کا حکم بھی فرما رہا ہے۔ علماء فرماتے ہیں کہ والدین کا شکر ماننے کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے قول وفعل سے ان کو تکلیف نہ پہنچائے، اپنے جان ومال سے ان کی خدمت کی جائے، جب وہ آواز دیں تو حاضر ہوجائے، ان کے لیے دعائے مغفرت کرتے رہیں۔

ماں:

لبوں کے ملاپ سے پیدا ہونے والا یہ لفظ اپنے اندر ایک عجیب سی چاشنی اور نرماہٹ لیے ہوئے ہے۔ قدر والوں کے لیے اس لفظ میں سکون، محبت، راحت، خلوص، سبھی کچھ پوشیدہ ہے۔ ماں کے پیار کی گہرائی سمندر سے بھی زیادہ ہے۔ ماں سراپا دعا ہے جو ہر وقت اپنی اولاد سے بلائیں ٹالتی رہتی ہے۔ ماں ایک ایسا سایہ دار درخت ہے جو خود دھوپ اور گرمی کی شدت برداشت کر کے اولاد کو سایہ فراہم کرتا ہے۔ درخت اس وقت ختم ہوجاتا ہے جب جڑ ختم ہوجاتی ہے۔ مگر ماں اس وقت افسردہ ہوتی ہے جب پھل (اولاد) کو کچھ ہوجائے۔ ماں ایک ایسا مرہم ہے جو ہر غم کے لیے کافی ہے۔

قرآن اور ماں کا مقام:

حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهاً وَّوَضَعَتْهُ كُرْهاً

ترجمہ: اس کی ماں نے اسے پیٹ میں رکھا تکلیف کے ساتھ اور پیدا کیا تکلیف کے ساتھ۔

قرآنِ کریم نے ماں کی شان وعظمت کو اس طرح بیان کیا کہ ماں کا حمل کے مرحلے سے گزرنا ایک تکلیف دہ کام ہے اور بچے کی پیدائش ایک ایسا مرحلہ جو بہت دشوار گزار ہے۔ ماں ہی ہے جو کئی ماہ تک اس مشقت کو برداشت کرسکتی ہے۔ اور ولادت کے وقت کی سختیاں سہہ سکتی ہے۔

یادرکھیے! ایک روایت میں ولادت کے وقت کی تکلیف کو ''موت'' کی تکالیف کے بعد سب سے زیادہ ''سخت'' قرار دیا گیا۔

بچے کی پیدائش کے بعد ماں اپنے خون کے قطروں سے پیدا ہونے والے دودھ کے بے شمار گھونٹ اپنے لختِ جگر کے وجود میں داخل کرتی ہے۔ قرآن نے اس دودھ کا ذکر بھی کیا اور فرمایا۔

وَفِصَالُهٗ فِيْ عَامَيْنِ ترجمہ: دوسال میں اس کا دودھ چھڑانا ہے۔

آخر کیوں؟ ماں یہ ساری تکلیف کیوں برداشت کرتی ہے؟ اس کا جواب صرف یہی ہے کہ وہ ''ماں'' ہے۔ اولاد کی محبت میں، اس کی ولادت کی خوشی میں، اور اس کی ترقی اور عروج کی خواہش میں ماں کو نہ حمل کی شدت، نہ پیدائش کی تکلیف اور نہ خونِ جگر پلانے کی مشقت کچھ بھی یاد نہیں رہتا۔

محترم قارئین! ماں کی عزت وعظمت کو قرآن کی آیات سے پڑھنے کے بعد ہم غور کریں اس معاشرے میں اب اس نعمتِ عظمیٰ کی کیا قدر ومنزلت ہے۔ مغربی افکار کی پیروی نے ہماری ذہنی سطح کو تنزلی کی دلدل میں کتنا دھنسا دیا ہے۔

ماں جس کے دودھ کا اثر ہمارے وجود میں ہمہ وقت موجود ہے لیکن یہ ''ماں'' کئی کئی دن تک اولاد کی طرف سے شفقت ومحبت کے چند الفاظ سننے کو ترستی رہتی ہے۔

ماں باپ کی شفقت ومحبت کی ایک مثال بہت قابلِ غور ہے کہ جب بچہ ابتدائی ایام میں ہوتا ہے تو وہ ماں باپ کی گود میں رہتا ہے۔ ماں باپ اسے سینے سے لگائے رکھتے ہیں۔ پھر وہ بچہ چلنا شروع کرتا ہے تو گود سے دور ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ کچھ بڑا ہونے کے بعد وہ کھیل کود کی وجہ سے اُتنا قریب نہیں رہتا جتنا پہلے تھا۔ جب بچہ چند سال کا ہو جائے اور تعلیم حاصل کرنے لگے تو اب روزانہ کئی گھنٹے ماں باپ سے جدا رہتا ہے۔ اور جب اس کی عمر مزید بڑھتی ہے تو دیگر مصروفیات کی بناء پر بعض اوقات دن میں کئی گھنٹے یا ہفتے میں کئی دن ماں باپ کی قربت نہیں ملتی اور پھر جب اولاد رشتۂ ازدواج میں منسلک ہو جائے تو مسلسل کئی کئی دن والدین سے ملاقات نہیں ہوتی۔ اس سارے عرصے میں والدین کی محبت میں کوئی کمی نہیں آتی بلکہ جوں جوں اولاد کی عمر بڑھتی ہے ماں باپ کی محبت میں مزید اضافہ ہی ہوتا چلا جاتا ہے۔ ماں باپ کے دل سے اولاد کے لیے دعائیں زیادہ نکلنے لگتی ہیں۔ لیکن دوسری طرف اولاد کا معاملہ یہ ہوتا ہے کہ دنیا کی مصروفیات، اپنی زندگی کے مشاغل، اپنے اہل وعیال کی فکر بڑھتی جاتی ہے ماں باپ سے دوری بھی بڑھتی جاتی ہے۔ خدمت کا جذبہ بھی ماند پڑنے لگتا ہے۔ کاش اولاد یہ سوچے کہ جس طرح ہماری اولاد ہمیں عزیز ہے اور جو توقع ہم اپنی اولاد سے کرتے ہیں وہی توقع ہمارے والدین ہم سے رکھتے ہیں۔

حق یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا:

حدیث پاک میں آتا ہے حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ ﷺ ایک راستے میں ایسے گرم پتھروں پر کہ اگر گوشت کا ٹکڑا ان پر ڈالا جاتا تو کباب ہو جاتا، چھ میل تک اپنی ماں کو اپنے کندھوں پر سوار کر کے لے کر چلا ہوں۔ کیا

اب میں نے اپنی ماں کا حق ادا کر دیا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

لَعَلَّہٗ اَنْ یَّکُوْنَ بِطَلْقَۃٍ وَّاحِدَۃٍ تیرے پیدا ہونے میں جس قدر دردوں کے جھٹکے اس نے اُٹھائے ہیں شاید یہ ان میں ایک جھٹکے کا بدلہ ہو سکے۔ (طبرانی)

اس حدیث پاک پر وہ لوگ غور فرمائیں جو ماہانہ کچھ رقم اپنی والدہ یا والد کے ہاتھ پر رکھ کر یہ سوچتے ہیں کہ میں تو ان کا حق ادا کر دیتا ہوں۔

نبی کریم ﷺ سے کسی نے پوچھا سب سے زیادہ میرے اچھے سلوک کا مستحق لوگوں میں کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ''تیری ماں'' پھر آپ ﷺ سے پوچھا گیا کہ اس کے بعد تو آپ ﷺ نے فرمایا ''تیری ماں'' پھر اس نے پوچھا پھر آپ ﷺ نے فرمایا ''تیری ماں'' اس نے پوچھا پھر آپ ﷺ نے فرمایا ''تیرا باپ'' ماں کا درجہ تین گنا اس لئے بڑھ کر ہے کہ ماں زیادہ تکالیف برداشت کرتی ہے۔

مندرجہ ذیل حدیث پاک کو امام بخاری نے تین مقامات پر اور امام مسلم نے دو مقامات پر تحریر کیا۔

عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ اَیُّ الْعَمَلِ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ ؟ قَالَ الصَّلٰوۃُ عَلٰی وَقْتِھَا قُلْتُ ثُمَّ اَیُّ قَالَ بِرُّ الْوَالِدَیْنِ قُلْتُ ثُمَّ اَیُّ قَالَ اَلْجِھَادُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ (بخاری و مسلم)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے اللہ ﷻ کے رسول ﷺ سے پوچھا کہ تمام اعمال میں اللہ کے نزدیک پسندیدہ عمل کونسا ہے؟ فرمایا نماز اپنے وقت میں ادا کرنا۔ میں نے عرض کی اس کے بعد؟ فرمایا ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنا۔ میں نے عرض کی اس کے بعد؟ فرمایا اللہ ﷻ کی راہ میں جہاد کرنا۔

اس حدیث پاک پر غور کریں تو رسول اللہ ﷺ نے نماز کے بعد والدین کی خدمت کا ذکر کیا اور اسے جہاد پر فوقیت عطا فرمائی۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ایک صاحب رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: میں ہجرت کے لیے آپ کے پاس حاضر ہوا ہوں اور اپنے ماں باپ کو پیچھے روتا ہوا چھوڑ آیا ہوں۔ رحمت عالم ﷺ نے فرمایا۔

اِرْجِعْ اِلَیْھِمَا فَاَضْحِکْھُمَا کَمَا اَبْکَیْتَھُمَا ان کے پاس واپس چلے جاؤ اور انہیں خوش کرو جیسے انہیں رُلا کے آئے ہو۔ (ابوداؤد شریف)

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا رسول اللہ ﷺ نے ماں باپ کی خوشی کو ہجرت پر بھی فوقیت عطا فرمائی حالانکہ ہجرت بہت بڑی نیکی ہے۔ حدیث پاک میں ہے جو اللہ ﷻ کی رضا کیلئے ہجرت کرے اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ ایک آدمی بارگاہ رسالت ﷺ میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے: میں جہاد پر جانے کی خواہش رکھتا ہوں مگر اس پر قدرت نہیں رکھتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تمہارے ماں باپ میں سے کوئی موجود ہے؟ انہوں نے عرض کی: جی ہاں والدہ ہیں۔ ارشاد فرمایا: اس کی خدمت کرتے ہوئے اللہ ﷻ کی بارگاہ میں پیش ہو جاؤ (خدمت کرتے ہوئے موت آئے)

فَاِذَا فَعَلْتَ ذٰلِکَ فَاَنْتَ حَاجٌّ جب تم یہ کروگے (صرف جہاد ہی کی ثواب نہیں بلکہ) حج اور عمرہ کا ثواب پانے والے وَّمُعْتَمِرٌ وَّمُجَاهِدٌ ہوجاؤ گے اور جہاد کرنے والے بھی ہوجاؤ گے۔ (ابو یعلی و طبرانی)

وضاحت: یہاں حج سے مراد نفلی حج ہے۔ جس پر حج فرض ہے اسے کرنا ہی ہوگا۔

ماں کے قدموں تلے جنت:

حضرت جاہمہ رضی اللہ عنہ نبی پاک ﷺ سے جہاد کی اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے فرمایا تیری ماں زندہ ہے انہوں نے کہا جی ہاں یارسول اللہ ﷺ تو آپ ﷺ نے فرمایا

فَالْزِمْهَا فَاِنَّ الْجَنَّةَ عِنْدَ رِجْلِهَا اپنی والدہ کے پاس حاضر رہو (اور خدمت کرو) اس لیے کہ جنت اس کے قدموں میں ہے۔ (ابن ماجہ، نسائی، طبرانی)

دوسری روایت میں (ماں باپ) کے الفاظ ہیں یعنی جنت ماں باپ کے قدموں میں ہے۔

انبیاء علیہم السلام کو بھی والدین سے حسنِ سلوک کا حکم :

والدین کی عزت وعظمت کا اندازہ کیجئے کہ حضرت یحیٰی علیہ السلام اللہ کے نبی ہیں۔ سورۂ مریم میں حضرت یحیٰی علیہ السلام کی تعریف اللہ ﷻ نے بیان فرمائی اور آپ کی صفات کا ذکر فرمایا تو ایک صفت والدین کی خدمت کرنا بھی بیان فرمائی۔ یقیناً انبیاء علیہم السلام کی صفات انسانیت کا سب سے اعلی معیار ہوتی ہیں۔

چنانچہ ارشاد فرمایا۔ سورۃ مریم آیت نمبر 14

وَبَرًّا بِوَالِدَيْهِ اور اپنے ماں باپ سے اچھا سلوک کرنے والا تھا

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ ﷻ کے جلیل القدر نبی اور رسول ہیں۔ آپ کی صفات کا ذکر سورۃ مریم میں بیان ہوا۔ چنانچہ خود بیان فرماتے ہیں۔

سورۃ مریم آیت نمبر 32

وَبَرًّا بِوَالِدَتِيْ وَلَمْ يَجْعَلْنِيْ جَبَّارًا شَقِيًّا اللہ ﷻ نے مجھے اپنی والدہ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والا بنایا۔ اور مجھے نافرمان سرکش نہ بنایا۔

روزی میں برکت:

آج دنیا میں ہر شخص یہ تمنا کرتا ہے کہ میری روزی میں وسعت ہوجائے، برکت ہوجائے آیئے! حدیث طیبہ سے روزی میں برکت کا عظیم الشان سبب معلوم کرتے ہیں

چنانچہ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يُّمَدَّ لَهٗ فِيْ عُمُرِهٖ وَيُزْدَادَ فِيْ رِزْقِهٖ فَلْيَبَرَّ وَالِدَيْهِ وَلْيَصِلْ رَحِمَهٗ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص یہ چاہے کہ اس کی عمر زیادہ ہو اور روزی میں وسعت ہو اسے چاہئے کہ والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرے اور اپنے رشتے داروں کے حقوق ادا کرے۔ مسند امام احمد جلد ۳ صفحہ ۱۵۶

اس حدیث پاک میں نبی کریم ﷺ نے والدین کے ساتھ حسن سلوک اور رشتے داروں کے حقوق کی ادائیگی کو عمر اور رزق میں برکت کا سبب قرار دیا۔

ایک قابلِ غور نکتہ:

انسان کو یہ نہیں معلوم کہ اسے روزی کس کے صدقے میں مل رہی ہے۔ بعض لوگ اپنے والدین کی خدمت کرتے ہیں اور اس کی برکت سے روزی میں اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے۔ اور پھر وہ دولت مند ہو جاتا ہے۔ شیطان انسان کو اسی دولت کے بل بوتے پر غرور اور تکبر میں مبتلا کر دیتا ہے۔ والدین سے اپنا ہاتھ کھینچ لیتے ہیں۔ شادی شدہ ہو گئے اب بال بچوں کی پرورش کا خیال آتا ہے تو والدین کو خرچہ دینا کم کر دیتے ہیں۔ اور ایک دلخراش جملہ کہتے ہیں کہ اب میں کب تک آپ کا بوجھ سنبھالوں (نعوذ باللہ من ذلک) اب میرے بچے اسکول جا رہے ہیں، اخراجات ہیں میں آپ کو نہیں دے سکتا، صرف میں ہی آپ کا بیٹا نہیں ہوں، دوسرے بھی بیٹے ہیں، آپ ان سے مانگیں، اب اگر اس وقت ماں روتے ہوئے کہے کہ بیٹا دوسرے تو نافرمان ہیں، وہ تو مجھ سے بات بھی نہیں کرتے، تم بھی خرچ نہیں دو گے تو ہمارے اخراجات کیسے پورے ہونگے؟ تو اس وقت یہ خون جگر پی کر جوان ہونے والا والدین کی دعاؤں سے روزی میں اضافہ پانے والا تکبر سے سینہ تان کے بے ادبی کرتا ہوا چلا جاتا ہے۔ لیکن وہ یہ نہیں جانتا کہ ہوسکتا ہے وہ یہاں 500 سو یا دو ہزار روپے روک رہا ہے، ہوسکتا ہے 2,00,000 سے محروم کر دیا جائے ہوسکتا ہے اس کی دکان میں آگ لگ جائے، ہوسکتا ہے اس کے بیٹے کا Accedent ہو جائے جس میں لاکھوں روپے خرچ ہو جائیں، ہوسکتا ہے کوئی بہت بڑی آفت آجائے۔ اور ایسے واقعات ہمارے سامنے رونما ہوتے رہتے ہیں لیکن پھر بھی ایسے لوگوں کو عبرت حاصل نہیں ہوتی۔

حدیثِ پاک میں ہے کہ تمہیں نہیں معلوم کہ کون سا روٹی کا ٹکڑا تم اللہ کی راہ میں دے رہے ہو اس روٹی کے ٹکڑے کی وجہ سے تمہیں رزق دیا جا رہا ہے اور تم وہ روٹی کا ٹکڑا دینا بند کرتے ہو تو تم پر روزی کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور ایسا ہوتا ہے۔ (حدیث کا خلاصہ)

یاد رکھیے۔۔! انسان جو نیکی کر رہا ہے اس میں کمی نہیں کرنی چاہیے۔ اللہ عزوجل کی راہ میں دے رہا ہے والدین اور اپنے رشتے داروں پر خرچ کرنا یہ بھی اللہ ﷻ کی راہ میں خرچ کرنا ہے جب کہ شریعت کے دائرے میں رہ کر ہو۔ مگر افسوس صد افسوس آج ایسے حالات ہو گئے کہ اپنے بال بچوں کے خرچے کو کبھی کوئی کم نہیں کرتا اگر کٹوتی کرنی ہے مثلاً ماہانہ آمدنی کم ہو گئی تو کٹوتی والدین کے اخراجات سے کی جاتی ہے یوں کہا جاتا ہے کہ میری تنخواہ پہلے 20,000 تھی اب 18,000 مل رہے ہیں 2000 میرے کم ہو گئے تو میں اپنے والدین کو 3000 نہیں دوں گا 1000 روپے دونگا یعنی ساری کٹوتی والدین کے اخراجات سے کرنی ہے۔ میں اپنے بیوی بچوں کے اخراجات تو کم نہیں کر سکتا۔ معاشرے میں فضول خرچیوں کی بنا پر جو عزت بنائی ہے اس کے اخراجات تو کم نہیں کر سکتا (نعوذ باللہ من ذلک) بلکہ اب تو معاملہ یہ ہے کہ والدین کے اخراجات کو لڑ جھگڑ کر تقسیم کیا جاتا ہے تین، پانچ یا سات بھائی ہیں تو آپس میں لڑتے ہیں اگر میں 500 دوں گا تو تم بھی 500 دو گے اگر تم 200 دو گے تو میں بھی 200 دونگا۔ اے عزیز اس بات پر غور کر کہ وہ تو والدین کی دل آزاری کر کے جہنم میں جانے کی تیاری کر رہا ہے وہ تباہی کے راستے کی طرف چل پڑا ہے وہ اپنے رزق سے برکت ختم کر رہا ہے بلکہ وہ تو روزی کے دروازے بند کر رہا ہے اور مشکلات میں مبتلا ہونے کا سامان کر رہا ہے۔ تم تو عقل رکھو اور اس کی راہ پر چلنے سے باز آؤ اگر کامیابی چاہتے ہو تو خوش نصیبوں کے راستے پر چلو۔

خوش نصیبی کن کا مقدر؟

اس معاشرے میں ایسے بھی خوش نصیب ہیں جو اپنے ماں باپ سے بے پناہ محبت کرتے ہیں۔ان کا ادب بجالاتے ہیں تو اسکی برکت سے اللہ ﷻ ان کے لیے غیب کے خزانے کھول دیتا ہے۔وہ جو معمولی سا کام کرتے تھے ماں باپ کی دعائیں لیں تو انکی دعاؤں نے آج انہیں نا صرف روزی میں برکت دلوائی بلکہ اس معاشرے میں بے پناہ عزت و مرتبہ کا حامل بھی بنا دیا۔

خودغرضی کا انتہا:

ہمارے معاشرے کی حالت بڑی عجب ہے کہ یہاں بعض ایسے بدنصیب بھی ہیں کہ والدین کی خدمت کے لیے باری مقرر کی جاتی ہے۔ایک بھائی دوسرے سے کہتا ہے یہ بوڑھے ماں باپ تین دن میرے گھر میں رہے ہیں اب تین دن تمہارے گھر پر رکنے چاہیں۔تین دن اگر والدین کسی ایک بیٹے کے یہاں گزاریں تو وہ دوسرے کو فون کرتا ہے کہ ماں کو یا والد کو کب لے جاؤ گے۔اس معاشرے میں ایسا خوش نصیب تو شاید تلاش کرنے سے ملے کہ جو دوسروں سے اس بات پر اصرار کر رہا ہو کہ میرے ماں باپ میری جنت ہیں انہیں میں اپنے ہی گھر میں رکھوں گا اور ان کی خدمت کر کے جنت کا حقدار بنوں گا۔ایسا لگتا ہے ایسے سعادت مند تو قبور اور مزاروں میں چلے گئے۔

جیسی کرنی ویسی بھرنی:

آج ہم اپنے ماں باپ کے ساتھ جو سلوک کر رہے ہیں یاد رکھیئے! وہی ہمارے ساتھ ہونے والا ہے۔تو جب بھی کوئی والدین کے ساتھ سلوک کرنے لگے تو تھوڑی دیر کے لیے یہ سوچ لے کہ میری اپنی اولاد میرے ساتھ ایسا سلوک کرے گی تو کیا مجھے اچھا لگے گا؟ یاد رکھیئے اگر ہم اپنے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کریں گے تو ہماری اولاد ہمارے ساتھ اچھا سلوک کرے گی۔

وَبِرُّوا اٰبَاءَ کُمْ تَبَرُّکُمْ اَبْنَاءُ کُمْ وَعِفُّوْ تَعِفُّ نِسَاءُ کُمْ اپنے والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو تمہاری اولاد تمہارے ساتھ اچھا سلوک کرے گی اور پاک دامن رہو تمہاری عورتیں پاک دامن رہیں گی۔ (طبرانی شریف)

یہ ایک واضح حقیقت ہے کہ انسان جیسا بیج بوتا ہے ویسی ہی فصل کاٹتا ہے۔والدین کی عزت نہ کرنے والے یا اس میں لاپرواہی کرنے والے بہت توجہ کے ساتھ پڑھیں۔

ایک شخص کے والد بوڑھے ہو گئے خرابی صحت کی وجہ سے اکثر کھانستے رہتے اس آدمی کی زوجہ محترمہ نے (Disturb) ہونے کی شکایت کی اور اس نادان نے اپنے والد محترم کے مقام و مرتبہ کو بُھلا کر گھر کے باہر ایک چارپائی پر ڈال دیا تا کہ گھر والوں کی زندگی میں خلل نہ آئے۔

سردیوں کے دن آئے تو والد نے بیٹے سے کہا کہ مجھے ایک کمبل دیدو تا کہ سردی سے بچ جاؤں۔وہ نادان بیٹا دنیا کی محبت اور بیوی بچوں کی محبت میں اتنا مستغرق تھا کہ اپنے والد کو کمبل دینا بھول گیا۔والد نے دوبارہ کمبل مانگا تو اس شخص نے اپنے کمسن بیٹے کو کہا کہ دادا کو کمبل دے آؤ۔اس بچے نے کمبل اُٹھایا اس کے دو حصے کیے اور ایک حصہ دادا کو دیدیا اب وہ بوڑھا والد اس آدھے کمبل سے پاؤں ڈھانپتا تو سر کھل جاتا۔سر ڈھانپتا تو پاؤں کھل جاتے۔دوسرے دن بیٹے کو روک کر کہا کمبل دینا تھا تو پورا ہی دے دیتے آدھا کیوں دیا ہے۔بیٹے نے اپنے بچے کو بُلایا اور پوچھا کہ دادا کو آدھا کمبل کیوں دیا؟ بچے نے بڑے اطمینان سے جواب دیا کہ ابو جان آدھا کمبل میں نے آپ کے لیے رکھ لیا تا کہ جب آپ اس حالت کو پہنچیں تو میں آپ کو پیش کر سکوں۔

(دانش منداں را اشارہ کافی است) عقل مند کے لیے اشارہ کافی ہے۔

سچ ہے جیسی کرنی ویسی بھرنی۔

مصیبت ٹل جاتی ہیں:

حقیقت یہ ہے کہ جب کوئی شخص والدین کی خدمت کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ نہ صرف اسے آخرت کی برکتیں عطا فرماتا ہے بلکہ دنیا میں آنے والی مصیبتیں بھی ٹل جاتی ہیں۔

بنی اسرائیل کے تین افراد ایک غار میں پھنس گئے اور ایک چٹان غار کے منہ پر آگئی اب وہ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں اس مصیبت سے نجات کیلئے دعائیں مانگ رہے ہیں تو آپس میں ان لوگوں نے مشورہ کیا کہ ہم اپنے اعمال میں سے کسی نیک عمل کا وسیلہ پیش کریں تا کہ اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے ہمیں نجات عطا فرمائے۔ تینوں نے دعائیں کیں ان میں سے ایک شخص نے یہ دعا کی کہ اے پروردگار تو جانتا ہے کہ جب بھی میں رات کو گھر پر آتا تو بکریوں کا دودھ سب سے پہلے اپنے والدین کو پلاتا ایک رات میرے والدین سو گئے تو ساری رات میں جاگتا رہا اور انتظار کرتا رہا اور صبح کو میرے والدین کی آنکھ کھلی تو میں نے وہ دودھ پیش کیا۔ اے پروردگار! اگر میرا یہ عمل تیری رضا کیلئے تھا تو ہمیں اس مشکل سے نجات عطا فرما حدیثِ پاک کے الفاظ کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ عزوجل نے ان کی دعا قبول کی اور ان کی مدد فرمائی۔

مشرک والدین سے بھی حسن سلوک کا حکم:

والدین کے حقوق کا اندازہ اس بات سے کیا جاسکتا ہے اگر والدین کافر ہوں تو ان کا کفر اپنی جگہ دنیاوی معاملات میں ان کے ساتھ حسن سلوک کیا جائے گا۔ چنانچہ قرآن مجید فرقان حمید میں فرمایا۔ سورۃ لقمان آیت نمبر 15

وَصَاحِبْهُمَا فِی الدُّنْیَا مَعْرُوْفًا کہ دنیا کے معاملات میں ان کے ساتھ اچھا سلوک کر اور انکے حقوق کو ادا کر۔

خلاف شریعت معاملات میں فرمانبرداری نہیں:

یاد رکھیئے! والدین چاہیں مسلمان ہوں یا کافر ان کی وہ بات جو اللہ ﷻ اور اسکے رسول ﷺ کے حکم یا شریعت کے خلاف ہو ہرگز قابل قبول نہیں۔ چنانچہ

فَلَا تُطِعْهُمَا اللہ ﷻ اور اس کے رسول ﷺ کے خلاف ان کی فرمانبرداری کبھی نہیں کرنا

ماں باپ اگر جھوٹ بولنے کے لیے کہیں تو جھوٹ نہ بولیں۔ اگر وہ سخت برتاؤ کریں تو سختی برداشت کرلیں لیکن خلاف شریعت کوئی کام نہ کریں۔ اسی طرح بیوی بچوں اور رشتے داروں کے بھی حقوق ہیں اگر والدین ان کی حق تلفی یا ان سے تعلقات ختم کرنے کے لیے کہیں تو ایسا نہ کریں کیوں کہ بغیر شرعی عذر کے رشتے داروں سے تعلقات توڑنے کی ہمارے دین میں ممانعت ہے۔ یہاں والدین کی اطاعت نہیں کی جائے گی۔ یہ اصول یاد رکھیئے مخلوق کی وجہ سے خالق کی نافرمانی جائز نہیں۔

جنت و دوزخ:

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ بیٹے پر اس کے ماں باپ کا حق کیا ہے؟ ارشاد فرمایا

هُمَا جَنَّتُکَ وَنَارُکَ (اگر تو ان کی خدمت کر کے انہیں خوش کرلے تو) وہ تیرے لیے جنت ہیں اور (اگر نافرمانی کر کے ناراض کر بیٹھے تو) تیرے لیے دوزخ ہیں۔ (ابن ماجہ)

اللہ کی رضا والدین کی رضا میں پوشیدہ ہے۔ چنانچہ حدیث پاک میں ارشاد ہے۔

رِضَا الرَّبِّ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِیْ رِضَا الْوَالِدَیْنِ وَسُخْطُ اللّٰہِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی فِیْ سُخْطِ الْوَالِدَیْن
اللہ تبارک وتعالیٰ کی رضا والدین کی رضا میں ہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی ناراضگی والدین کی ناراضگی میں ہے

تو کسی نے کہا کہ اگر یہ دونوں ظلم کریں تب بھی ان کے حقوق ادا کرنے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا وَاِنْ ظَلَمَاہُ اگر چہ وہ دونوں ظلم کریں (یہ تین بار ارشاد فرمایا) یعنی پھر بھی تمہیں ان کی خدمت کرنی ہے ان کی تعظیم اور توقیر کرنی ہے۔

سب سے بڑا محروم:

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

ثَلَاثَۃٌ لَّایَقْبَلُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ مِنْھُمْ صَرْفًا وَّلَاعَدْلًا ،عَاقٌّ وَّمَنَّانٌ وَمُکَذِّبٌ بِقَدَرٍ
تین (بدقسمت) ہیں جن کی اللہ ﷻ نہ نفلی عبادت قبول فرماتا ہے نہ فرضی یعنی والدین کا نافرمان، احسان جتانے والا اور تقدیر الٰہی عزوجل کی تکذیب کرنے والا۔ (کتاب السنہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت کی خوشبو پانچ سو سالہ راہ کی مسافت سے سونگھی جا سکے گی۔

وَلَایَجِدُ رِیْحَھَا مَنَّانٌ بِعَمَلِہٖ وَلَا عَاقٌّ وَّلَامُدْمِنُ خَمْرٍ
اور نیکی کر کے جتانے والا، ماں باپ کا نافرمان اور ہمیشہ شراب نوشی کرنے والا اس کی خوشبو بھی نہ پاسکیں گے۔ (طبرانی)

یہاں وسوسہ پیدا ہوتا ہے کہ ٹھیک ہے ہم تو والدین کے نافرمان ہیں۔ اب سدھرنا تو ہے نہیں جیسے ہیں ویسے ہی رہیں گے۔ لہٰذا اب فرائض بھی چھوڑ دیتے ہیں نوافل بھی چھوڑ دیتے ہیں کہ یہ قبول ہی نہیں ہوتے اس حدیث کے یہ معنی نہیں ہیں بلکہ اس حدیث میں تنبیہ کی گئی ہے کہ جو شخص فرائض اور نوافل کا خیال کرتا ہے تو والدین کی خدمت کرنا انکی تعظیم اور توقیر کرنا ان کے حقوق کو ادا کرنا یہ بھی تو فرض ہے تو اسے چاہئے کہ وہ اس فرض کی بھی پابندی کرے۔

والدین کی خدمت میں کوتاہی کی سزا:

والدین کی خدمت میں جو کوتاہی کرتے ہیں وہ اس روایت کو غور سے پڑھیں۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے راوی ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔

کُلُّ الذُّنُوْبِ یُؤَخِّرُ اللّٰہُ مِنْھَا مَاشَاءَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ اِلَّا عُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ فَاِنَّ اللّٰہَ یُعَجِّلُہٗ لِصَاحِبِہٖ فِی الْحَیٰوۃِ قَبْلَ الْمَمَات
سب گناہوں میں سے جس (کی سزا) کو اللہ ﷻ چاہتا ہے روز قیامت تک موخر کر دیتا ہے (دنیا میں سزا نہیں دیتا) سوائے ماں باپ کی نافرمانی کے کہ اس کے مرتکب کو اللہ ﷻ اسی زندگی میں مرنے سے پہلے سزا دے دیتا ہے۔ (حاکم)

اور ایک روایت کے مطابق سب سے ادنیٰ سزا یہ ہے کہ جیسا اس نے اپنے والدین کے دل کو دکھایا ہے اس سے بڑھ کر اسکی اولاد نافرمان ہو جاتی ہے۔

وقت نزع کلمہ طیبہ سے محرومی:

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر تھے کہ ایک آدمی آکر عرض کرنے لگا: ایک نوجوان عالم نزع میں ہے

اسے کہا جاتا ہے کہ "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" پڑھ مگر نہیں پڑھ سکتا۔ رسول اللہ ﷺ نے پوچھا: کیا وہ نماز پڑھتا تھا؟ آنے والا بولا: جی ہاں۔ اب رسول اللہ ﷺ اُٹھ کر چل پڑے، ہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ چلے، آپ ﷺ اس نوجوان کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا "لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ" کہو۔ اس نے عرض کی: میں کہہ نہیں سکتا۔ فرمایا: کیا وجہ ہے؟ کسی نے عرض کی

کَانَ يَعُقُّ وَالِدَتَهٗ ترجمہ: یہ اپنی ماں کی نافرمانی کرتا تھا۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: کیا اس کی والدہ زندہ ہے؟ لوگوں نے عرض کی: جی ہاں۔ فرمایا: اسے بُلا لاؤ، والدہ کو بلایا گیا، وہ حاضر ہوئی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ تمہارا بیٹا ہے؟ عرض کیا: جی ہاں۔ ارشاد فرمایا: کیا خیال ہے تمہارا کہ اگر بہت بڑی آگ بھڑکائی جائے اور تمہیں کہا جائے کہ تم اگر اس کی سفارش کرو تو ہم اسے چھوڑ دیتے ہیں ورنہ اس آگ میں اسے جلا ڈالیں گے، تو کیا تم اس کی سفارش کروگی؟ (یا جل جانے دوگی) ماں عرض کرنے لگی: یارسول اللہ ﷺ تب تو میں سفارش کروں گی۔ ارشاد فرمایا: پھر اللہ ﷻ کو اور مجھے گواہ بنا کر کہو کہ تم اس سے راضی ہوگئی ہو۔ وہ عرض کرنے لگی۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُشْهِدُکَ وَاُشْهِدُ رَسُوْلَکَ قَدْ رَضِيْتُ عَنِ ابْنِیْ

ترجمہ: یا اللہ ﷻ! میں تجھے اور تیرے رسول ﷺ کی گواہ بناتی ہوں کہ میں اپنے بیٹے سے راضی ہوگئی ہوں۔

اب رسول اللہ ﷺ نے اس نوجوان سے فرمایا: اے لڑکے کہو،

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْکَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

نوجوان نے یہ الفاظ کہہ دیئے۔ تو اللہ ﷻ کے رسول ﷺ نے فرمایا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَنْقَذَهٗ بِیْ مِنَ النَّارِ ترجمہ: تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے جس نے میرے وسیلہ سے اس نوجوان کو دوزخ سے بچالیا۔

(طبرانی وامام احمد)

جنت میں نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رفاقت:

حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ ﷻ کی بارگاہ میں عرض کی یا اللہ ﷻ جنت میں میرا پڑوسی کون ہوگا؟ فرمایا فلاں جگہ جو قصاب (گوشت والا) ہے وہ جنت میں آپ کا ساتھی ہوگا۔ آپ اس جگہ اس کے پاس تشریف لے گئے۔ اور فرمایا! میں تمہارے گھر قیام کرنا چاہتا ہوں۔ وہ بہت خوش ہوا کہ اللہ کے نبی حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام آج ہمارے مہمان ہونگے۔ موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کے ساتھ جب اس کے گھر پہنچے تو اس نے کسی کی طرف توجہ نہ کی سب سے پہلے وہ ایک بوڑھی خاتون جو لیٹی ہوئی تھی اس کے پاس گیا اور اپنے منہ میں روٹی نرم کر کے اس کے منہ میں ڈالی جب اس خاتون نے روٹی کھالی تو اس نے ہونٹ ہلائے موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سنا تو وہ خاتون دعا کررہی تھی یا اللہ ﷻ میرے بیٹے کو جنت میں موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پڑوسی بنا۔

سبحان اللہ ﷻ! محترم قارئین! وہ شخص جو موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا امتی تھا اور اس کی والدہ بھی آپ کی امتی تھی اس کی دعا سے بیٹا حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پڑوسی بنا اور ہم اور ہمارے ماں باپ اس ہستی کے امتی ہیں۔ جن کی امت میں ہونے کی تمنا خود حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کیا کرتے تھے۔

کاش ہم اپنے والدین کی ایسی خدمت کریں کہ وہ ہمیں خوش ہو کر محبوب کریم ﷺ کا جنت میں قرب ملنے کی دعا دیدیں۔ ہو سکے تو اپنے والدین سے قربِ مصطفیٰ ﷺ پانے کی دعا کرائیں اور کوئی ایسا کام ان کی خدمت کا کریں کہ وہ خوش ہو کر خود ہی اس عظیم الشان دعا سے نواز دیں تو ضرور کرم ہوگا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

ایک رات اور ولایت کی منزل:

حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے آپ کی والدہ نے پانی طلب کیا۔ سخت سردی کی رات میں آپ پانی لینے گئے اور جب آئے تو دیکھا کہ والدہ سوچکی ہیں۔ آپ پوری رات سرہانے کھڑے رہے۔ سردی اتنی تھی کہ پیالے میں جو پانی تھا اس کے چند قطرے گرے تو وہ ہتھیلی پر گر کر برف بن گئے اور پیالہ ہاتھ سے چپک گیا۔ ماں کی جب آنکھ کھلی اور پانی طلب کیا تو آپ نے فوراً پانی پیش کیا ماں نے جب پیالہ اٹھایا تو حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ سے کھال اتر جانے کی وجہ سے خون جاری ہو گیا تو ماں نے کہا بیٹا! یہ کیا معاملہ ہے؟ پورا واقعہ بیان کیا حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں میری ماں نے مجھے دیکھا اس کی نگاہوں میں محبت تھی میری ماں مجھ سے خوش ہوگئی۔ اسی وقت سے مجھے ایسا محسوس ہوا کہ ایک نور میرے دل میں داخل ہو رہا ہے اور اللہ عزوجل نے مجھے ولایت کا مقام عطا فرما دیا۔

ذرا سوچیئے! کیا ہم نے کبھی ماں باپ کے دل کی دعا لی ہے اور جب ایسی دعا والدین کی لینے میں کامیاب ہو گئے تو انشاء اللہ عزوجل دونوں جہاں میں بیڑا پار ہو جائیگا۔

ماں باپ کے نافرمانوں ہوش میں آؤ:

حضرت عوام بن حوشب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ (دوران سفر) میں ایک محلے میں ٹھہرا۔ اس محلے کے ایک طرف قبرستان تھا۔ جب نماز عصر کے بعد کا وقت ہوا تو قبرستان میں ایک قبر شق ہوگئی، اس میں سے ایک آدمی برآمد ہوا، اس کا سر گدھے کا تھا اور باقی جسم انسان کا۔ اس نے تین مرتبہ گدھے کی سی آواز نکالی (گدھے کی طرح ہینگا) پھر قبر اس پر برابر ہوگئی۔ میں نے دیکھا کہ ایک بوڑھی عورت اون کات رہی ہے۔ ایک خاتون مجھ سے کہنے

لگیں۔ اس بڑھیا کو دیکھ رہے ہو؟ میں نے کہا: یہ کون ہے؟ خاتون نے جواب دیا یہ (قبر سے نکلنے والے) اس شخص کی ماں ہے۔ میں نے پوچھا اس شخص کا واقعہ کیا ہے: خاتون کہنے لگیں: وہ شراب پیا کرتا تھا۔ شام کو جب گھر آتا تو اس کی ماں کہتی تھی

يَا بُنَيَّ اتَّقِ اللّٰهَ اِلٰى مَتٰى تَشْرَبُ هٰذِهِ الْخَمْرَ ترجمہ: بیٹے! اللہ کا خوف کر، کب تک تو یہ شراب پیتا رہیگا؟ تو وہ اسے جواب دیا کرتا تھا۔

اِنَّمَا اَنْتِ تَنْهَقِيْنَ كَمَا يَنْهَقُ الْحِمَارُ ترجمہ: تو تو بس ہینگتی رہتی ہے جیسے گدھا ہینگتا ہے۔ (معاذ اللہ)۔ خاتون نے مزید بتایا کہ یہ شخص عصر کے بعد مرا تھا اور اب

فَهُوَ يَنْشَقُّ عَنْهُ الْقَبْرُ بَعْدَ الْعَصْرِ كُلَّ يَوْمٍ ،فَيَنْهَقُ ثَلَاثَ نَهَقَاتٍ ثُمَّ يَنْطَبِقُ عَلَيْهِ الْقَبْرُ

ترجمہ: روزانہ نماز عصر کے بعد اس کی قبر شق ہو جاتی ہے۔ یہ باہر نکل کر تین مرتبہ ہینگتا ہے۔ پھر قبر اس پر برابر ہو جاتی ہے۔ (اصبہانی)

والدین سے بدتمیزی کرنے والے اُن کے سامنے چیخنے چلّانے والے غور کریں اور اس روایت سے عبرت حاصل کریں۔

ایک نظر اور مقبول حج:

سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اولاد اپنے والدین کی طرف نظر رحمت کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر نظر کے بدلے حج مبرور کا ثواب لکھتا ہے۔ لوگوں نے پوچھا اگر چہ دن میں سو مرتبہ نظر کرے فرمایا۔ اللہ عزوجل بڑا ہے اور اطیب ہے۔ یعنی اسے ساری قدرت ہے اور وہ اس سے پاک ہے کہ اسے اتنا ثواب دینے سے عاجز کہا جائے۔

(بیہقی)

ایک گزارش

جب آپ اس حدیث طیبہ کو پڑھیں تو اپنے والدین کو ضرور محبت بھری نگاہوں سے دیکھیں۔اور کئی کئی بار دیکھیں ان شاء اللہ ﷻ آپ کو قلبی سکون ضرور میسر ہوگا۔

حضرت اسید مالک بن ربیعہ ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، فرماتے ہیں: ایک دفعہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ بنی سلمہ قبیلہ کا ایک آدمی حاضر ہو کر عرض کرنے لگا: یارسول اللہ ﷺ کیا میرے والدین کی بھلائیوں میں سے کوئی بھلائی باقی ہے جو میں ان کی وفات کے بعد بھی ان سے کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں ہے۔ان پر نماز جنازہ، ان کے لیے دعائے مغفرت، ان کے بعد ان کی زندگی میں کیے ہوئے عہد نبھانا، ان رشتے داروں کیساتھ صلہ رحمی کرنا جو رشتے ان (والدین) کی وجہ سے قائم ہوئے۔ (ابوداؤد شریف)

حضرت عبداللہ بن دینار سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے سے روایت کرتے ہیں کہ۔ مکہ مکرمہ کے راستے میں ان سے ایک اعرابی (دیہاتی) کی ملاقات ہوگئی۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اسے سلام کہا۔جس گدھے پر سوار تھے اس پر اسے سوار کرلیا۔اور اپنے سر سے عمامہ اتار کر اسے دے دیا۔ابن دینار کہتے ہیں: ہم نے انہیں کہا کہ اللہ ﷻ آپ کا بھلا فرمائے، یہ اعرابی (دیہاتی غریب) لوگ ہیں اور تھوڑی سی چیز پر بھی خوش ہو جاتے ہیں (آپ اس کا اتنا اکرام فرمارہے ہیں)۔تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اس کا باپ (میرے والد) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا دوست تھا۔اور میں نے اللہ ﷻ کے رسول ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔

اِنَّ اَبَرَّ الْبِرِّ صِلَةُ الْوَلَدِ اَهْلَ وُدِّ اَبِيْهِ بہترین بھلائیوں میں سے ہے کہ بیٹا اپنے باپ کے ساتھ محبت رکھنے والوں سے صلہ رحمی کرے (مسلم)

دینِ اسلام نے کسی کو مایوس نہیں کیا:

کسی کے ذہن میں یہ خیال آئے کہ میں تو محروم رہا کہ والدین تو دنیا سے رخصت ہو گئے اور میں نے اپنے والدین کی خدمت نہیں کی تو اب میں کیا کروں تو دین اسلام کے ماننے والوں کو مایوس نہیں کیا گیا چنانچہ حدیثِ پاک میں ہے کسی نے حضور ﷺ سے عرض کیا! یارسول اللہ ﷺ اگر کسی کے والدین انتقال کر جائیں تو کیا انتقال کے بعد بھی والدین کے ساتھ اچھا سلوک کیا جاسکتا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا! ہاں

الصلوۃ علیھا ترجمہ: ان پر نمازِ جنازہ پڑھی جائے

والاستغفار لھما ترجمہ: ان کے لیے مغفرت کا سوال کیا جائے۔اور فرمایا

وسیلة رحم التی لاتوسل الا بھما واکرام صدیقی بھما

ترجمہ: اور والدین کے ذریعے جو رشتے قائم ہوئے ہیں (جیسے چچا کا رشتہ ہے ماموں کا رشتہ ہے) ان رشتوں کا لحاظ رکھا جائے۔اور ان کے دوستوں کا خیال رکھا جائے۔

قبر میں والدین کو خوش کرنے کا طریقہ:

حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔کہ! میں مدینہ طیبہ آیا تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھے کچھ مال دیا۔اور فرمانے لگے: جانتے ہو، میں نے یہ تمہیں کیوں دیا ہے؟ میں نے کہا: مجھے معلوم نہیں۔فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔

مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّصِلَ اَبَاهُ فِیْ قَبْرِهٖ فَلْيَصِلْ اِخْوَانَ اَبِيْهِ جسے یہ پسند ہو کہ اپنے باپ کے ساتھ اس کی قبر میں صلہ رحمی کرے (مرنے کے بعد اسے خوش رکھے) اسے چاہیے کہ اپنے باپ کے دوستوں کے ساتھ حسن سلوک کرے۔ (ابن حبان)

اور میرے والد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور تمہارے باپ کے درمیان اخوت و محبت ہوا کرتی تھی۔ اس لیے میں نے پسند کیا کہ اسے نبھاؤں۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ کسی کے ماں باپ دونوں یا ایک کا انتقال ہو گیا اور یہ ان کی نافرمانی کرتا تھا اب ان کے لیے ہمیشہ استغفار کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ عزوجل اسے نیک لکھ دیتا ہے۔ (بیہقی)

محترم قارئین اس کتاب کا موضوع ہے **آہ! آخر قصور کس کا؟**

اولاد ماں باپ کی نافرمان ہے یہ قصور کس کا ہے؟

اگر غور کیا جائے تو اس نافرمانی کے ماحول کو پیدا کرنے میں چند چیزوں نے بہت اہم کردار ادا کیا۔

1۔ میڈیا (Media)

مادر پدر آزادی سے لبریز فلمیں، ڈرامے، ماں باپ کی بے ادبی کی انتہا کا نام روشن خیالی رکھ کر میڈیا آج ہماری نوجوان نسل کی دنیا و آخرت خراب کر رہا ہے۔ اب تو حد یہ ہے کہ مسلمان جسے اپنی زندگی کے ہر لمحہ میں والدین کی عزت و عظمت کا خیال رکھنا تھا وہ سال میں ایک دن "مدر ڈے (Motherday) اور فادر ڈے (Fatherday) منا کر سمجھتا ہے کہ ان کا حق ادا ہو گیا"۔ اور ایسی سوچ کو ترقی دینے میں میڈیا کا کردار بھی شامل ہے۔

2۔ تعلیمی ادارے۔

ہمارے تعلیمی ادارے جن کا نصاب تعلیم، اساتذہ، سب کچھ مغربی معاشرہ سے متاثر ہے۔ جو مسلمان بچوں اور نوجوانوں کو اسلاف کی زندگی اور قرآن و حدیث کے نور سے دور کر رہے ہیں۔ اور آج یہود و نصاریٰ ہمارے تعلیمی اداروں میں امداد کے نام پر جو لاکھوں ڈالر ماہانہ خرچ

کر رہے ہیں۔ اس کی صرف ایک ہی وجہ ہے۔ کہ مسلمانوں کے بچے ہمیں اپنا ہمدرد اور خیر خواہ سمجھیں تا کہ ہم ان کے افکار و نظریات اور ان کے اعمال کو قرآن و حدیث کے نور سے خالی کر دیں۔

کاش! والدین تعلیمی اداروں کا انتخاب کرتے ہوئے سوچتے! تو آج ان کا لختِ جگر اتنی آوارگی اور بے ادبی کا مرتکب نہ ہوتا۔

بہت ہی ادب سے دست بستہ عرض ہے:

ہم یہ تو نہیں کہیں گے کہ قصور والدین کا بھی ہے۔ لیکن انہیں اتنا ضرور غور کرنا چاہیے کہ اولاد کی تربیت والدین کی ذمہ داری ہے۔ اگر والدین اپنی اولاد کو اسلامی تربیت نہیں دینگے قرآن و حدیث کے نور سے منور نہیں کریں گے۔ تو بتائیے یہ اولاد کیسے انکی فرمانبردار ہوگی۔ جب اللہ ﷻ اور اس کے رسول ﷺ کی فرمانبردار نہیں تو آپ کی فرمانبردار کیسے ہوگی۔

تربیتِ اولاد ایک مستقل موضوع ہے اگر آپ اس موضوع کو سمجھنا چاہیں تو کتاب یا کیسٹ **"گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے"** حاصل کریں۔

اولاد کی اسلامی تربیت انتہائی ضروری ہے۔ کاش والدین کی یہ سوچ بن جائے اور وہ یہ تمنا کریں کہ میرا بچہ جہاں دنیا میں آگے ہو رہا ہے۔ کاش وہ باکردار بن جائے۔ نمازی بن جائے۔ پرہیزگار بن جائے۔ دین کی طرف مائل ہو جائے۔ اور قرآن و حدیث کا فہم رکھنے والا ہو جائے۔ جب والدین یہ فکر اپنائیں گے تو تربیت اچھا اثر لائے گی۔ لیکن آخر میں ہم اسی نتیجے پر پہنچے کہ اگر والدین کی نافرمانی اولاد کرتی ہے تو یہ قصور اولاد ہی کا ہے۔

کیوں کہ اللہ عزوجل نے اسے عقل دی ہے۔ شعور کی نعمت سے نوازا ہے۔ اولاد اگر قرآن وحدیث میں غور نہیں کرتی اور قرآن کی تعلیمات پر عمل نہیں کرتی تو خود اپنے آپ کو تباہ کر رہی ہے۔ یہ قصور اس کا اپنا ہے۔ جب کھانے پینے کی سمجھ ہے، کاروبار کی سمجھ ہے، اچھے برے کی سمجھ ہے، تو قرآن کریم کو کیوں نہیں سمجھتے۔

آیئے! کامل ارادہ کر لیجئے کہ قرآن وحدیث کی روشنی میں ہم نے والدین کا جو مقام پڑھا۔ اس کو سمجھتے ہوئے اپنے والدین کو قلبی راحت وسکون پہنچائیں گے۔ آج تک جو کوتاہی ہم سے ہوئی ان سے معافی طلب کریں گے اور پوری زندگی رضائے الٰہی کے لیے والدین کی عزت وتکریم کرتے رہیں گے۔ ان شاء اللہ عزوجل

اللہ رب العالمین ہماری ہمارے والدین کی مغفرت فرمائے۔ اور ہمیشہ ہمیں ان کی خدمت کی توفیق مرحمت فرمائے۔

امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

سَیِّدُنا کَرِیمُ صلی اللہ علیہ وسلم

اس مبارک ورد کو محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یادوں میں ڈوب کر کم از کم 313 بار پڑھنا روزانہ اپنا معمول بنالیں، انشاء اللہ عزوجل محبت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں اضافہ ہوگا اور ہر مشکل آسان ہوگی

آپ پریشان نہ ہوں

ثواب کی نیت سے ہر طرح کی پریشانی اور رزق میں برکت اور رکاوٹوں سے دوری کے لئے ضرور تشریف لائیں۔

مرد خواتین کیلئے
ہر اتوار بعد نماز عصر تا مغرب
بمقام: جامع مسجد بہار شریعت
بہادر آباد کراچی

اللہ تعالیٰ کے مبارک ناموں کا ذکر
ختم قادریہ شریف اور درود
اجتماعی دعا

خواتین کے لئے
ہر ہفتہ دوپہر 2:45 سے 4:45 تک
بمقام: جامع مسجد بہار شریعت
بہادر آباد کراچی

احباب اہلسنت کیلئے

نیا تحفہ

MP-3 , 3-CD's

Latest Version

قرآن پاک کا مکمل آسان ترجمہ اور مختصر تفسیر

مدرس

ممتاز عالم دین حضرت علامہ مفتی محمد آصف عبداللہ قادری

یادرکھیں! کئی لوگ قرآن پاک کی آیات کا غلط ترجمہ وتفسیر بیان کررہے ہیں وہ آیات جو بتوں کے بارے میں ہیں اولیاء پر (Fit) چسپاں کرتے ہیں کہتے ہیں کہ اللہ عزوجل کے ولی کچھ نہیں کرتے اور مسلمانوں کو شرک (کافر) قرار دیتے ہیں خدارا تحفظ ایمان، اصلاح اعمال اور یاد آخرت کے اس بیش بہا قیمتی تحفے (مکمل قرآن پاک) کو خود سنیں اور دوسروں تک پہنچائیں۔

شہر کراچی میں نور قرآن کی بہاریں

نصیب چمکایئے!

تھوڑے سے وقت کی قربانی دیجئے

نور قرآن سے منور ہو جایئے

آسان ترجمہ مدلل تفسیر

ملٹی میڈیا پروجیکٹر کا استعمال

ہر جمعۃ المبارک رات 10:00 تا 11:30 بجے بمقام جامع مسجد بہار شریعت بہادر آباد، کراچی

ہر پیر رات 10:00 تا 11:30 بجے بمقام جامع مسجد نوری علی آباد، فیڈرل بی ایریا، کراچی

ہر بدھ دوپہر 1:05 تا 2:10 بجے بمقام اخوند مسجد چھاگلہ اسٹریٹ، کھارادر، کراچی

نور القرآن حضرۃ غوثیہ انٹرنیشنل

NOOR-UL-QURAN INTERNATIONAL

رابطہ: 0322-2232030

www.noorequran.net